

آزادی کے وقت سے ہی، پاکستان نے حکومت کی مختلف اقسام کا تجربہ کیا ہے جیسے پارلیمانی شکل حکومت، صدارتی نظام، مارشل لاء کے ساتھ ساتھ جمہوریت۔ دی اکاؤنٹس انٹیلی جنس یونٹ کے ڈیپو کریسی انڈیکس کے 10 ویں ایڈیشن کے مطابق، ”پاکستان نے جمہوری صحت میں مستقل کمی کا مشاہدہ کیا ہے کیونکہ 2014 کے بعد ملک کا اسکور کم ہوتا رہا جب اتفاقی طور پر چار ماہ سے زیادہ عرصے تک پاکستانی پارلیمنٹ کے باہر دھرنے کا مظاہرہ کیا گیا۔“

جمہوری بنانے کا عمل ملک میں سست اور غیر فعال رہا ہے اور پاکستان کے آغاز سے ہی اس کی فطرت نازک ہے۔ ایک طویل عرصے سے، جمہوریت کو حکومت کی بہترین شکل کے طور پر بڑے پیمانے پر قبول کیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے رہنماؤں نے حکومت کی جمہوری شکل پر زور دیا۔

آزاد اور منصفانہ انتخابات نمائندہ جمہوریت کا ایک اہم جزو ہیں لیکن پھر بھی سیاسی شکار، بھرے بیلٹ بکس کی شکل میں انتخابی ہیرا پھیری کا مظاہرہ کیا گیا ہے، اور پولنگ عملے کو دھمکیاں، عوام پر دباؤ ڈالنا، ریاستی اثاثوں کا استعمال، اور الیکشن کے لئے مقرر کردہ الیکشن کمیشن کی حکمرانی کی خلاف ورزی کرنا۔

”جمہوریہ میں جمہوریہ اور جمہوری جمہوریہ میں کمی واقع ہوتی ہے جو ڈیپو ٹزم میں انخطاط پذیر ہوتا ہے۔“ - ارسطو

بیورو کریٹک حکومتوں کی ناکامی نے فوج کے لئے جگہ پیدا کر دی تھی جو شہری بیورو کریسیوں کے مقابلے میں ملک کے سیاسی ڈومین میں مداخلت کرنے کے لئے زیادہ منظم تھی۔ شہری معاملات میں فوج کی باضابطہ شمولیت کا آغاز سال 1953 میں لاہور میں مارشل لاء سے احمدیوں اور سنیوں کے مابین ہونے والے فسادات پر قابو پانے کے لئے ہوا تھا۔

ڈکٹیٹر شپ نے 1958 سے 2008 تک ملک پر حکمرانی کی۔ چاروں فوجی حکومتیں مارشل لاء کی مسلط، سیاسی جماعتوں پر پابندی، میڈیا پر سنسر شپ، اسمبلیوں کو تحلیل، اور منسوخی یا حلقوں کی معطلی کی خصوصیت بنی ہوئی ہیں۔ اس طرح، انہوں نے سیاسی اداروں کو تباہ کیا اور میڈیا کو مایوس کیا۔

پاکستان میں جمہوریت کی شکل کے بارے میں لوگوں کی بے خبر ہونے کی وجہ سے پاکستان میں جمہوریت کا اپنا اصل جوہر نہیں ہے۔ قیادت پر عوامی دباؤ کی عدم موجودگی میں اصلاحات کی کمی کی ایک وجہ۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں جمہوریت کی بحث مبہم ہے۔

زیادہ تر الجھن جمہوریت کے معنی اور مقصد پر مرکوز ہے۔ پاکستان کی پوری سیاسی تاریخ میں، مختلف جماعتوں کے اندر ہونے والے انخطاط نے مختلف حکومتوں کے لئے مسائل پیدا کر دیئے تھے۔

1980 کی دہائی کے آخر میں، قدرتی آفات کی وجہ سے جنرل ضیا کے انتقال کے بعد جمہوریت ایک بار پھر پاکستان کے سنگم پر تھی۔ وزیراعظم بزریر بھٹو اور نواز شریف بھی جامع طور پر ناکام رہے۔ 1990 کی دہائی میں ہونے والے چار عام انتخابات ان میں سے ہر ایک کو دوبار اقتدار میں لائے۔ وہ ملک میں جمہوری اصولوں کو

تیار کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ نہ ہی طاقت کے استعمال پر قابل احترام رکاوٹوں کی بجائے انہوں نے اپنی ذاتی سہولت کے لئے آئین میں تراش لیا اور اس میں ترمیم کی۔ ان کے طرز عمل نے جمہوریت کو برباد کر دیا۔ اس نے فوج کو بھی اقتدار میں واپس لایا۔

اس طرح، آخر میں، ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں جمہوریت کے زوال کی بنیادی وجوہات ملک کے آئین اور اختیارات کے غلط استعمال کے حوالے سے کمی رہی ہیں۔ ملک کے آئین کو بار بار نظر انداز اور چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے۔ آئین سے انحراف ہی اس کی بنیادی وجہ تھی کہ ملک میں جمہوریت پھل پھول اور ترقی نہیں کر سکتی تھی۔